معذور کے لیے مسح کے احکام

پٹی پر مسح:

سوال: زید کے ہاتھ کے انگوٹھے میں زخم نکل آیا ہے زخم کا حصہ تخمیناً نصف انگوٹھا ہے، نماز جمعہ سے تین ساعت پیشتر زخم پر مرہم لگا کر پٹی کپڑے کی باندھ لی کہ پٹی سے پورا انگوٹھا چھپ گیا۔ نماز جمعہ کے وقت زید نے وضو کیا لیکن وضو کرتے وقت اس نے پٹی کھول کر نہ تو پورے انگوٹھے کو دھویا اور نہ زخم کے علاوہ بقیہ حصہ کو بلکہ صرف کپڑے سے اس کو تر کیا۔ خلاصہ یہ کہ مسلّم انگوٹھا خشک رہ گیا اگر زید پٹی کھول کر اس کے بقیہ حصہ کو تر کرتا اور زخم پر مسح کرتا تو زخم کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

وضو میں زخم کی پٹی کھولنا یا پٹی کو تر کرنا ضروری نہیں صرف پٹی کے اوپر مسح کر لینا کافی ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عباس۔ ۱۴/۲/۱۳۵۷ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۸۸تا۹۰)

---

(۱) عن جابرؓ قال: خرجنا فی سفر ....إنما یکفیه أن یتیمم ویعصر أویعصب۔ شک موسی۔ علیٰ جرحه خرقة ثم یمسح علیها ویغسل سائر جسده. (أبوداؤد ، باب فی المجدور یتیمم)

عن علیؓ بن أبی طالب قال: انکسرت إحدی زندی فسألت النبی صلی الله علیه وسلم فأمرنی أن أمسح علی الجبائر. (ابن ماجة ، باب المسح علی الجبائر، ص۹۳، نمبر ۶۵۷/الدارقطنی، باب جواز المسح علی الجبائر)

صحت وضو کے لیے اصلاً اعضائے وضو کا دھونا ضروری ہے، تیمّم یا مسح کی اجازت اس وقت ہے جب کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو یا پانی کا استعمال نقصاندہ ہو، سر کا مسح اس لیے مشروع ہے کہ پانی کا استعمال سر کے لیے نقصاندہ ہے جس میں حرج شدید ہے اور شریعت کا قاعدہ ہے: ''الحرج مدفوع''۔ اعضائے وضو کے کسی بھی حصہ میں اگر زخم ہو یا کٹ گیا ہو، جس کو دھونے سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو اس حصہ پر مسح کر لینا کافی ہے اور اگر مسح بھی نقصاندہ ہو تو مسح بھی ساقط ہو جائے گا۔

اگر زخم پر پٹی باندھ لی گئی ہو تو ایسی صورت میں مسح اور غسل کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱۔ اگر پٹی کھولنے میں کوئی نقصان ہو یا پٹی کھولنے کے بعد از خود اس کے باندھنے پر قدرت نہ ہو اور نہ ہی کوئی دوسرا باندھنے والا ہو تو ایسی صورت میں پٹی پر ہی مسح کر لینا کافی ہوگا۔ اس کا کھولنا ضروری نہیں ہے۔

۲۔ اگر پٹی کھولنے میں کوئی نقصان نہ ہو تو پٹی کھول کر اس حصہ کو دھونا ضروری ہوگا جس پر دھونے سے کوئی نقصان نہ ہو اور اس حصہ پر مسح کرنا ضروری ہوگا جس پر مسح کرنا نقصاندہ نہ ہو۔ اس لیے کہ جو چیز ضرورتاً ثابت ہو وہ بقدر ضرورت ہی ثابت ہوتی ہے۔

۳۔ اگر پٹی کھولنے کے بعد دھونا بھی نقصاندہ ہو اور مسح بھی تو پھر پٹی کھولنے کی ضرورت نہیں پٹی ہی پر مسح کر لینا کافی ہوگا۔ ==

پھایہ پر مسح کا حکم:

سوال: زید کے منھ پر پھنسی یعنی زخم ہے اس پر انگریزی مرہم کا پھایہ لگا ہوا ہے، اب اس کو ہٹا کر وضو کرے یا پھایہ کے اوپر سے پانی بہائے۔ پھایہ کو ہٹانے میں تکلیف ہوگی یعنی یہ سختی سے کھال پر چمٹ گیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملہم الصواب

اگر زخم کو پانی نقصان کرتا ہو یا پھایہ ہٹانے میں تکلیف ہو تو پھایہ ہٹائے بغیر اس پر مسح کرے۔

قال في التنوير: وحكم مسح جبيرة وخرقة قرحة وموضع فصد ونحو ذلك كغسل لما تحتها. (ردالمحتار: ۱/۲۵۷)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ـ ۸/ربیع الاول ۹۱ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۶۴)

پلستر پر مسح جائز ہے:

سوال: کسی کے پھنسی یا زخم پر پلستر لگا ہوا ہو، اگر غسل یا وضو کے وقت اس کو کھول کر دھوئے تو کچھ نقصان نہیں، البتہ جو دوا لگائی تھی پلستر کو ہٹانے کی وجہ سے وہ باقی نہیں رہے گی، لہذا وہ دوا مرض کے لئے مفید ثابت نہ ہوگی یا یہ کہ پھر پلستر نہیں ملے گا یا زیادہ گراں ملے گا تو کیا پلستر کو ہٹا کر اس عضو کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ نیز دوا کی گرانی کی کیا تحدید ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملہم الصواب

قال في الدر المختار: أو لم يجد من يوضئه، فإن وجد ولو بأجرة مثل وله ذلك لا يتيمم. (رد

== ۴۔ اگر پٹی کھولنے کے بعد زخم پر مسح نقصاندہ ہو لیکن بقیہ حصہ کا دھونا نقصاندہ نہ ہو تو پٹی کھول کر بقیہ حصہ کو دھونا ضروری ہوگا، بقیہ حصہ کو دھو کر پھر پٹی باندھ کر پٹی پر مسح کر لینا کافی ہوگا۔

صورت مسئولہ میں سوال سے یہ واضح ہے کہ اگر زید پٹی کھول کر زخم پر مسح کرتا اور بقیہ حصہ کو دھوتا تو اس کے زخم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا، لیکن اس نے پٹی کھول کر نہ تو زخم پر مسح کیا اور نہ ہی بقیہ حصہ کو دھویا اور اس نے اپنا وضو مکمل کر کے نماز پڑھ لی۔ لہذا صورت مسئولہ میں نہ تو اس کا وضو صحیح ہوا اور نہ ہی اس وضو سے پڑھی گئی نماز صحیح ہوئی۔ (مجاہد)

"والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حارٍّ، فإن ضر مسحه، فإن ضر مسحها، فإن ضر سقط أصلاً (ويمسح) نحو (مفتصد وجريح على كل عصابة) مع فرجتها في الأصح (إن ضره) الماء (أو حلها) ومنه أن لا يمكنه ربطها بنفسه ولا يجد من يربطها. (الدر المختار على ردالمحتار: ۱/۴۷۰-۴۷۱)

(قوله أو حلها) أي ولو كان بعد البرء بأن التصقت بالمحل بحيث يعسر نزعها ط، لكن حينئذ يمسح على الملتصق ويغسل ما قدر على غسله من الجوانب كما مر، ثم المسئلة رباعية كما أشار إليه في الخزائن، لأنه إن ضره الحل يمسح سواء ضره أيضاً المسح على ما تحتها أو لا، وإن لم يضره الحل، فإما أن لا يضره المسح أيضاً فيحلها ويغسل ما لا يضره ويمسح ما يضره، وإما أن يضره المسح فيحلها ويغسل كذلك ثم يمسح الجرح على العصابة، إذ الثابت بالضرورة يتقدر بقدرها. (ردالمحتار: ۱/۴۷۱، قبيل باب الحيض)

(۱) الدر المختار على رد المحتار، قبيل باب الحيض، انیس

المحتار: ج۱/۲۱۵)وقال ابن عابدين رحمه اللّٰه تعالىٰ:(فرع)في جامع الجوامع: رجل به رمد فداواه وأمرأن لايغسل فهو كالجبيرة،شرنبلالية.(ردالمحتار:۱/۲۶۰،قبيل باب الحيض)

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ اگر پلستر کھولنا زخم کے لیے مضر ہو تو پلستر کھول کر اس عضو کا دھونا ضروری نہیں بلکہ پلستر پر مسح کافی ہے اور وہ پلستر جبیرہ کے حکم میں ہے اور اگر کھولنا مضر نہیں مگر پلستر عام مروج قیمت سے زیادہ گراں ملے گا یا قیمت تو زیادہ نہیں مگر تنگدستی کی وجہ سے خریدنے پر قدرت نہیں تو بھی مسح جائز ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰/ربیع الآخر ۸۶ھ(احسن الفتاویٰ:۲/۶۳)

پلستر پر مسح کرنے کا حکم:

سوال: ہاتھ پاؤں یا دوسرے اعضا کے ٹوٹ جانے کی صورت میں ڈاکٹر حضرات اس عضو کو جوڑنے کے لیے پلستر لگاتے ہیں، کیا اس پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

پلستر کا استعمال ٹوٹے ہوئے اعضا کو جوڑنے کے لیے ہوتا ہے اور ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر اس کا کھولنا عموماً مضر نہ بھی ہو لیکن بار بار اس کو کھول کر باندھنا مالی اعتبار سے بھی نقصان کا باعث ہوتا ہے، اس لیے جبیرہ کی طرح پلستر کے اندر ملفوف اعضا کا دھونا ضروری نہیں بلکہ مسح کافی ہے۔

لما قال الحصكفيؒ:(ويمسح) نحو(مفتصد وجريح علىٰ كل عصابة) مع فرجتها في الأصح،قال ابن عابدينؒ:(قوله علىٰ كل عصابة) أي علىٰ كل فرد من أفرادها سواء كانت عصابة تحتها جراحة وهي بقدرها أو زائدة عليها كعصابة المفتصد،أو لم يكن تحتها جراحة أصلاً بل كسر أو كيّ، وهذا معنى قول الكنز: كان تحتها جراحة أولا،لكن إذا كانت زائدة علىٰ قدرالجراحة، فإن ضره الحل والغسل مسح الكل تبعاً وإلا فلا. (رد المحتار: ج۱/۲۸۰، باب الخفين،مطلب في لفظ كل إذا دخلت علىٰ منكرأومعروف)(۱)فقط(فتاویٰ حقانیہ۲/۶۱۹)☆

(۱) قال إبراهيم الحلبي رحمه اللّٰه: جاز له المسح علىٰ كل الجبيرة ما تحته جراحة وما ليس تحته تبعاً لموضع الجراحة لأن الجبيرة والعصابة لا توضع علىٰ وجه تأتي علىٰ موضع الجراحة فحسب بل تكون علىٰ ما حول الجراحة أيضاً فتحققت الضرورة إلىٰ جواز المسح على الزائد على الجراحة ، الخ.(كبيرى:ص ۱۱۷) باب المسح على الخفين/ومثله في مراقي الفلاح علىٰ صدر الطحطاوي:ص۱۰۷ فصل في الجبيرة ونحوها)

☆ پلستر پر مسح کرنے کا حکم:

سوال: ایک شخص کے پاؤں پر زخم تھا اس نے زخم پر پلستر لگایا، اس کے بعد اس نے نماز ادا کرنے کے لئے وضو کیا اور پاؤں کو اچھی طرح دھولیا مگر پلستر نہیں اتارا کیا اس کا وضو ہو گیا؟ ایسے ہی پنڈلی کے زخم پر پلستر لگا ہوا تھا۔ پھر اس کو غسلِ فرض کی حاجت ہوئی تو اس نے غسل کیا مگر پلستر نہیں اتارا، کیا اس کا غسل صحیح ہو گیا؟ ==

بار بار پٹی اتارنا زخم کو مضر ہو تو نہ اتاری جائے:

سوال: اگر زخم پر مسح یا دھونا مضر نہ ہو تو پٹی کو اکھاڑ کر مسح یا زخم کو دھونا واجب ہوگا، سوال یہ ہے کہ نہ مسح اور نہ دھونا مضر ہے لیکن بار بار اکھاڑنے سے زخم دیر سے اچھا ہوگا۔ اس صورت میں شرعاً پٹی نہ اکھیڑنے اور دوا نہ ہٹانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

جوازِ تیمّم کے لئے فقہانے تأخرِ شفا کو بھی عذرِ معتبر اور ضرر واقعی قرار دیا ہے۔ (کما فی الھندیة: ج ا ص ۱۵)

ہم سمجھتے ہیں کہ مسحِ جبیرہ کے جواز کے لئے بھی یہ عذر معتبر قرار پائے گا۔ پس اس ضرر کی بنا پر بھی بدوں پٹی اکھاڑے اگر مسح کرلیا گیا تو جائز ہوجائے گا۔

۲۔ ان سب صورتوں کا اجمالی جواب یہ ہے کہ جن صورتوں میں پٹی اکھاڑنے سے زخم کے بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے کا غالب گمان ہو ان صورتوں میں مسح جائز ہوگا، شدید تکلیف بھی اس میں داخل ہے محض معمولی تکلیف کی صورت میں مسح جائز نہ ہوگا۔ (۱) فقط واللہ اعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۲/۱۳۰)

پٹی پر مسح کے بعد پٹی گر گئی:

سوال: زخم کی پٹی پر مسح کیا وہ گر گئی اور دوسری پٹی بدلی تو دوبارہ مسح کرے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ

اگر پلستر اتار کر اردگرد کی جگہ دھویا جاسکتا ہو اور زخم پر مسح یعنی گیلا ہاتھ پھیرا جاسکتا ہو تو پھر پلستر پر مسح جائز نہیں، بلکہ پلستر اتار کر زخم کی جگہ پر مسح کیا جائے اور اردگرد کی جگہ کو دھویا جائے۔

اور اگر پلستر اتار کر زخم پر مسح نہ کیا جاسکتا ہو لیکن اردگرد کی جگہ کو دھویا جاسکتا ہو تو پلستر اتار کر اردگرد کی جگہ کو دھولیا جائے اور زخم والی جگہ پر پلستر کے اوپر مسح کرلیا جائے۔ اور اگر دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں یعنی پلستر کا اتارنا تکلیف دیتا ہو تو پورے پلستر پر مسح کرلیا جائے وضو اور غسل صحیح ہوجائے گا۔ شامی: ج ا ص ۲۵۸ میں ہے:

"(ویمسح) نحو (مفتصد وجریح علیٰ کل عصابة) (درمختار) أی علیٰ کل فرد من أفرادھا سواء کانت عصابة تحتھا جراحة وھی بقدرھا أو زائدة علیھا کعصابة المفتصد أولم یکن تحتھا جراحة أصلاً بل کسر أو کیّ، وھذا معنی قول الکنز کان تحتھا جراحة أو لا، لکن إذا کانت زائدة علیٰ قدر الجراحة فإن ضرہ الحل والغسل مسح الکل تبعاً وإلا فلا، بل یغسل ماحول الجراحة ویمسح علیھا لا علی الخرقة مالم یضرہ مسحھا فیمسح علی الخرقة التی علیھا و یغسل حوالیھا وماتحت الخرقة الزائدة لأن الثابت بالضرورة یتقدر بقدرھا کما أوضحه فی البحر. اھ فقط واللّٰہ أعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، ۶/۲۴/ ۱۳۹۷ھ، الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۲/۱۲۷ و ۱۲۸)

(۱) "والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حارٍّ، ... إذ الثابت بالضرورة یتقدر بقدرھا. (ردالمحتار: ۱/۴۷۱، قبیل باب الحیض، انیس)

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملھم الصواب

قال فی التنویر: والمسح یبطله سقوطها عن برء وإلا لا. (ردالمحتار: ۱/۲۵۹)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پٹی کے گرنے سے سابق مسح نہیں ٹوٹتا، البتہ زخم اچھا ہونے کے بعد پٹی گری ہو تو سابق مسح ٹوٹ جائے گا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۳ر صفر ۷۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۶۳)

اوپر کی پٹی گر جائے تو نچلی پر اعادہ مسح واجب نہیں:

سوال: اوپر کی پٹی دور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملھم الصواب

اس صورت میں نچلی پٹی پر مسح کرنا ضروری نہیں، مندوب ہے۔

قال العلاء رحمه اللّٰه: ولو بدلها بأخریٰ أو سقطت العلیا لم یجب إعادة المسح بل یندب، وفی الشامیة: (قوله لم یجب) وعن الثانی أنه یجب المسح علی العصابة الباقیة، نهر. (ردالمحتار: ۱/۲۵۸) فقط واللّٰه تعالیٰ اعلم

۲۳ر صفر ۷۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۶۳-۶۴)

پٹی پر مسح کب تک باقی رہتا ہے:

سوال: پٹی پر مسح کب تک باقی رہتا ہے، کن کن حالات میں مسح ختم ہو جاتا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــ

پٹی پر مسح دو حالتوں میں ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) اتارنے یا اترنے کی حالت میں جب زخم مندمل ہو جائے، اس لئے کہ جس علت کی وجہ سے مسح شروع ہوا تھا وہ ختم ہو گیا۔

(۲) حدث کی وجہ سے یعنی وضو ٹوٹنے کی حالت میں جبیرہ کا مسح بھی ختم ہو جاتا ہے۔

لما قال الشیخ وهبة الزحیلیؒ: یبطل المسح علی الجبیرة فی حالتین، هما (۱) نزعها وسقوطها، قال الحنفیة: یبطل المسح علی الجبیرة إن سقطت عن برء لزوال العذر... (۲) الحدث یبطل المسح علی الجبیرة بالاتفاق بالحدث. (الفقه الإسلامی وأدلته: ۱/۳۵۶، نواقض المسح علی الجبیرة) (۱) (فتاویٰ حقانیہ: ۲/۶۱۸)

---

(۱) قال العلامة أبوبکر الکاسانیؒ: فسقوط الجبائر عن برء ینقض المسح. (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ۱/۱۴، مطلب نواقض المسح علی الجبیرة)

صرف زخم کی جگہ پر مسح کرنا چاہئے یا پورے عضو پر:

سوال: اگر کسی عضو کے پورے حصے پر یا اس سے کم وبیش پر مثلاً پیر پر کوئی زخم ہو تو مسح کل پیر پر کرنا چاہئے یا محض اتنی ہی جگہ پر جہاں زخم ہے۔اگر کل پیر پر مسح کیا تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟ ایک شخص کہتا ہے کہ جتنی جگہ میں زخم ہے اسی پر مسح کیا جاوے باقی عضو کو دھونا چاہئے اور مسح علی العصابہ میں محض عصابہ پر مسح کیا جاوے باقی کو دھونا چاہئے؟

الجواب

ان سب صورتوں میں مسح صرف اسی مقدار پر کرنا چاہئے جس جگہ زخم ہے اور اچھی جگہ کو دھونا چاہئے، لیکن اگر صحیح حصہ کے دھونے سے زخم پر پانی پہنچے اور اس کو مضر ہو تو کل پر مسح کرنا درست ہے۔(۱) پس قول اس شخص کا درست ہے جو کہتا ہے کہ صرف اسی موقع پر مسح کرنا چاہئے جس جگہ پھنسی یا زخم ہے اور باقی حصہ کو دھونا چاہئے۔ پس اگر کل پر مسح کرلیا بدون اس خوف کے جواو پر لکھا گیا تو نماز نہ ہوگی، اور مسح علی العصابہ میں بے شک صرف پٹی پر ہی مسح کرنا چاہئے، باقی عضو صحیح کو دھونا چاہئے، لیکن اس قدر تخفیف اس میں کی گئی ہے کہ پٹی کے درمیان میں اگر کچھ جگہ کھلی ہوئی ہو تو اس پر بھی مسح درست ہے اور پٹی کے نیچے جو صحیح وسالم حصہ عضو کا آیا ہے اس پر بھی مسح درست ہے، باقی عضو کو دھونا چاہئے۔

درمختار میں ہے:

”(ویمسح) نحو (مفتصد وجریح علی کل عصابة) مع فرجتها فی الأصح“. الخ“.(۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم:۱/۲۷۶و۲۷۷)

اگر اعضاء وضو میں زخم ہو:

سوال: ایک شخص کے پیروں میں پھوڑے ہیں، ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ زخم پر پانی نہیں لگنا چاہئے، کیا ایسی صورت میں نماز پڑھنے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے تیمّم کرلینا کافی ہے؟ (محمد جہانگیر الدین طالب، باغ امجد الدولہ)

الجواب

اگر صرف زخم پر پانی کا پہنچنا نقصان دہ ہے، تو تیمّم کرنا کافی نہیں، چہرہ اور ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کرے، اگر ایک پاؤں میں زخم ہو دوسرے پاؤں میں نہ ہو تو دوسرا پاؤں بھی دھوئے، جس پاؤں میں زخم ہے اگر اس کے کچھ حصہ پر

(۱) عن علیؓ بن أبی طالب قال: سألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الجبائر یکون علی الکسیر، کیف یتوضأ صاحبها وکیف یغتسل إذا أجنب؟ قال: یمسحان بالماء علیها فی الجنابة والوضوء، قلت: فإن کان فی برد یخاف علی نفسه إذا اغتسل؟ قال: یمر علی جسده، و قرأ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ﴿وَلاَ تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْماً﴾ ویتیمم إذا خاف. (الدارقطنی، باب جواز المسح علی الجبائر، ص۲۳۳، نمبر ۸۶۵، انیس)

(۲) الدر المختار علی رد المحتار، باب المسح علی الخفین، قبیل باب الحیض: ۱/۲۵۸، ظفیر

زخم ہواور کچھ خالی ہواور خالی حصہ میں پانی کا پہنچانا ممکن ہوتو اسے بھی دھولے،جس حصہ پر زخم ہے اگر اس حصہ پر مسح کر لینے میں نقصان نہ ہوتو صرف مسح کرلے،اگر اس پر پٹی بندھی ہوئی ہوتو اس پٹی پر مسح کرلے،اگر پٹی نہ ہو اور زخم پر مسح سے بھی طبیب نے منع کیا ہو،تو اس حصہ کو یوں ہی چھوڑ دے۔چنانچہ علامہ کاسانیؒ لکھتے ہیں:

”ومن شرط جواز المسح على الجبيرة أيضاً أن يكون المسح علىٰ عين الجراحة مما يضرّ بها، فإن كان لا يضر بها لايجوز المسح إلا علىٰ نفس الجراحة ولايجوز على الجبيرة“.(۱)

پٹی پر مسح کے جواز کی شرطوں میں سے ایک یہ ہے کہ مسح زخم کے اوپر ہوتو نقصان ہو،اگر اس سے نقصان نہ پہنچتا ہوتو نفس زخم پر ہی مسح کیا جاسکتا ہے نہ کہ پٹی پر۔(کتاب الفتاویٰ:۲/۵۶-۵۷)

ہاتھ پیر پر زخم ہوتو مسح کس طرح کرے:

سوال: ہاتھ پیر میں زخم ہواور پانی لگانے سے اندیشہ، بڑھنے کا ہوتو کس طریق سے مسح کرے؟ زخم کے آس پاس خشک جگہ تو ضرور رہے گی،اگر پھایہ رکھا ہوا ہے تو کیا پھایہ پر مسح کرے؟اور اگر اس سے پانی اندر جانے کا اندیشہ ہو تو کیا آس پاس مسح کرلیوے؟اور اس کا کیا طریق ہے؟اور اگر پٹی زخم سے زیادہ جگہ پر ہوتو کس طرح مسح کرے؟اور حاجت غسل میں کیا کرے؟

الجواب

جبکہ دھونے سے اندیشہ زخم کے بڑھنے کا ہوتو اس پر مسح درست ہے،مسح میں تر ہاتھ پھیرنا ہوتا ہے،اس جگہ پر۔اول تو یہ حکم ہے کہ اگر بلا پٹی پھایہ کے ہاتھ پھیرنے میں کچھ اندیشہ نہ ہوتو بلا پٹی پھایہ کے اس جگہ پر تر ہاتھ پھیرے،اگر چہ بعض بعض موقع اس میں خشک رہ جاوے اور بلا پٹی وغیرہ مسح کرنے میں زخم کا خوف ہے تو پٹی یا پھایہ پر تر ہاتھ پھیرے، آس پاس کی جگہ خشک رہ جانے سے کچھ حرج نہیں،ہاتھ سب جگہ پھیرے اگر چہ پانی کہیں لگے اور کہیں نہ لگے جیسا کہ مسح میں ہوتا ہے تو کچھ حرج نہیں ہے اور پٹی اگر چہ موضع زخم سے زیادہ ہو،تمام پٹی پر مسح کرے کچھ حرج نہیں ہے اور غسل کی ضرورت ہوتب بھی یہی حکم ہے کہ زخم کی جگہ مسح کرلے جیسے اوپر مذکور ہوا اور باقی بدن کو دھودے اور پانی بہادے۔(۲)فقط(فتاویٰ دارالعلوم:۱/۲۹۶-۲۹۷)

---

(۱) بدائع الصنائع:۱/۹۰،بيان المسح على الجبائر.

(۲) (ويمسح) نحو(مفتصد وجريح علىٰ كل عصابة)مع فرجتها في الأصح(إن ضره)الماء(أوحلها)ومنه أن لايمكنه ربطها بنفسه ولايجد من يربطها(انكسر ظفره فجعل عليه دواءً أووضعه علىٰ شقوق رجليه أجرى الماء عليه)وإن قدر وإلا مسحه وإلاتركه.(الدر المختار،مجتبائي:۱/۵۰،باب المسح على الخفين،قبيل باب الحيض)
لكن إذا كانت زائدة علىٰ قدر الجراحة فإن ضره الحل والغسل مسح الكل تبعاً، الخ.(ردالمحتار:۱/۲۵۹،ظفیر)

زخم پر مسح کرنے کا مسئلہ:

سوال: اگر زخم پر مسح کرنے سے تکلیف ہوتی ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

اگر ظاہر زخم پر مسح کرنے سے تکلیف ہو تو پٹی وغیرہ کے اوپر مسح کرے اور اگر اس سے بھی شدید تکلیف کا احساس ہو تو پھر بوجہ مجبوری اس کا ترک کرنا جائز ہے۔

لما قال الشيخ وهبة الزحيلي: وإذا رمد وأمره طبيب مسلم ألايغسل عينه أو انكسر ظفره أو حصل به داء وجعل عليه دواءً،جازله المسح للضرورة وإن ضره المسح تركه لأن الضرورة تقدربقدرها. (الفقه الإسلامي وأدلته:۱/۲۵۵،نواقض المسح على الجبيرة)(۱)(فتاویٰ حقانیہ:۲/۶۱۸،۶۱۹)

پیر پر مسح کی صورت:

سوال: میرے پیر کے اوپری حصہ پر آدھے سے زائد جگہ پر ''ایکزیما'' ہو گیا، کھجلی ہوتی ہے اور پانی پڑنے سے مواد بھی ہو جاتا ہے، ڈاکٹر پانی کو مضر بتاتے ہیں۔ وضو کرنے میں پہلے بقیہ حصہ کو جب دھوتا ہوں تو چونکہ وہ درمیان میں ہے اس لئے پانی سے بچت نہیں ہو پاتی۔ اس لیے دریافت طلب یہ ہے کہ کیا پیر کو نہ دھووٴں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسح کرلو تو مسح کی ترکیب نہیں معلوم ہے، اس سے مطلع فرمائیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

جس حصۂ قدم پر پانی مضر ہے اس پر مسح کرلیا جائے یعنی تر ہاتھ پھیر لیا جائے اور بقیہ کو دھولیا جائے اس طرح کہ وہاں پانی نہ پہنچے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند،۳۰/۶/۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند ۳۰/۶/۱۳۸۸ھ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۴۵،۴۶)

---

(۱) قال الحصكفيؒ: (انكسر ظفره فجعل عليه دواءً أووضعه علىٰ شقوق رجليه أجرى الماء عليه) وإن قدر وإلامسحه وإلا تركه. (الدر المختارعلىٰ صدررد المحتار :۱/۲۸۱،باب المسح على الخفين/ومثله في مراقى الفلاح علىٰ صدر الطحطاوي:ص۱۰۹،فصل في مسح الجبيرة)

(۲) ''في أعضاء ه شقاق غسله إن قدر وإلامسحه وإلاتركه ولوبيده، ولايقدرعلى الماء تيمم،ولوقطع من المرفق غسل محل القطع.(الدر المختار :۱/۱۰۲،بيان فرائض الوضوء،سعيد)

وذكرشمس الأئمة الحلواني:إذاكان في أعضاء ه شقاق وقد عجزعن غسله،سقط عنه فرض الغسل،ويلزم إمرار الماء عليه،فإن عجزعن إمرار الماء يكفيه المسح،فإن عجزعن المسح سقط عنه المسح أيضاً،فيغسل ماحوله ويترك ذلك الموضع،كذا في الذخيرة. (الفتاوىٰ الهندية:۱/۵،الفصل الأول في فرائض الوضوء،رشيدية)

پاؤں دھونے سے مرض کا اندیشہ قوی ہو تو ان پر مسح کرلیا جائے:

سوال: ایک شخص عارضہ تنفس میں مبتلا ہے وضو کرنے میں پاؤں دھونے سے نزلہ ہو کر تکلیف دہ صورت اختیار کرلیتا ہے، ایسی حالت میں وضو کیا جاوے اور پاؤں پر مسح کرلیا جائے تو نماز جائز ہوگی یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر تکلیف شدید ہو اور اس سے بچنے کی دوسری صورت نہ ہو تو پاؤں پر مسح کرلیا جائے اور باقی اعضا کو حسب دستور دھویا جائے۔

وذلک لما فی الشرح الکبیر للمنیة: وکذلک إذا کان علٰی أعضاء الوضوء کلها أو علٰی أکثرها جراحة یتیمم ولا یجب غسل الصحیح والتیمم لأجل الحرج وإن کان علٰی أقله أی أقل بدنه أو أعضاء وضوئه جراحة وأکثر أی أکثر البدن أو أعضاء الوضوء صحیح فإنه یغسل الموضع الصحیح ویمسح علی المجروح إن لم یضر (إلٰی قوله) ثم الکثرة فی الأعضاء قیل تعتبر من حیث العدد حتی لو کانت الجراحة فی رأسه ووجهه ویدیه ولم تکن فی رجلیه یباح له التیمم (إلیٰ) وعلٰی عکسه لا یباح. (کبیری: ص۶۴، کانپوری) **واللّٰه سبحانه وتعالیٰ أعلم**

کتبه محمد شفیع غفر له

جواب صحیح ہے، اگر ٹھنڈے پانی سے نقصان ہو تو گرم پانی سے پاؤں دھو کر فوراً خشک کرلے اگر کوئی ترکیب بھی نافع نہ ہو تو سردی کے اوقات میں مسح کرلے۔ (بندہ اصغر حسین عفا عنہ) (امداد المفتین: ص۲۴۲)

انگلیوں میں ورم پیدا ہونے سے پاؤں پر مسح:

سوال: سردی کے موسم میں بسا اوقات پاؤں میں سوجن پیدا ہو کر انگلیاں متورم ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے پانی کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے، کیا ایسے پاؤں پر مسح کرنا جائز ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــ

صورتِ مذکورہ میں اگر ٹھنڈے پانی کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے تو گرم پانی استعمال کرے، اور اگر گرم پانی دستیاب نہ ہو یا گرم پانی کا استعمال بھی باعث تکلیف ہو تو پھر اس پر مسح کافی رہے گا۔ تاہم اگر جبیرہ کے نیچے مسح کرنے سے تکلیف نہ ہو تو جِلد پر مسح کرے گا، اور اگر جلد پر مسح کرنے سے تکلیف ہوتی ہو یا بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو جبیرہ کے مسح پر اکتفا ہو سکتا ہے۔

قال ابن نجیمؒ: وفی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان: والمسح علی الجبائر علیٰ وجوه: إن کان لا یضره غسل ما تحته یلزمه الغسل، وإن کان یضره الغسل بالماء البارد ولا یضره الغسل

بالماء الحارّ یلزمه الغسل بالماء الحار، وإن کان یضره الغسل ولا یضره المسح یمسح ما تحت الجبیرة ولا یمسح فوقها. (البحر الرائق، باب المسح علی الخفین: ۱/۱۸۷، صغیری، باب المسح: ص ۶۵)(۱)(فتاویٰ حقانیہ: ۲/۵۵۵و۵۵۶)

پاؤں پر داد چنبل ہونے کی وجہ سے مسح:

سوال: ایک امام مسجد کے پاؤں پر داد چنبل ہے، جس کی وجہ سے تقریباً چار ماہ سے وضو نہیں کر رہا ہے اور تیمّم سے امامت کرا رہا ہے۔ اور تیمّم بھی مسجد کی سیمنٹ سے پلستر شدہ دیوار سے کر لیتا ہے۔ کیا وہ درست کر رہا ہے۔ مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ (سائل: اللہ رکھا، بستی شریف پورہ)

الجواب

پاؤں پر داد چنبل ہونے کی وجہ سے وضو ساقط نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں تیمّم جائز نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا تھا کہ پانی نقصان دیتا ہوتو پاؤں پر مسح کر لیا جاتا۔ لہٰذا جتنی نمازیں مذکور امام کے پیچھے اس تیمّم کی حالت میں ادا کی گئی ہیں ان کو دوبارہ ادا کیا جائے۔ فقط، واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۵/۵/۱۴۰۰ھ۔ الجواب صحیح: بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء (خیر الفتاویٰ: ۲/۶۶)

مشقت کی وجہ سے پاؤں پر مسح:

سوال: ایک شخص جو انتہائی کمزور ہے، اس کو وضو کرنے میں کافی تکلیف ہوتی ہے، کھڑے کھڑے وضو کرنا آسان ہوتا ہے، لیکن کھڑے ہو کر پیر دھونا مشکل ہے، اگر پیر دھونے کے بجائے پیر پر مسح کرنے کی اجازت ہوتو وضو میں بہت سہولت ہو جائے۔

هو المصوب

صرف دقت و مشقت کی وجہ سے پیر پر مسح کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہوگی، اگر اس مشقت کو برداشت کرتے ہوئے وضو کرے تو ان شاء اللہ مشقت کا اجر و ثواب عند اللہ ملے گا۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء جلد اول، صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳)

مرض کی وجہ سے دوا پر پانی بہالینا کافی ہے:

سوال: ایک شخص کے ہاتھ پاؤں پھٹے اس نے موم پگھلا کر لگایا اور وضو کر کے نماز پڑھ لی تو اس کی وضو اور نماز ہوئی یا نہیں؟

---

(۱) ومثله في الهندية، باب المسح: ۱/۳۵۔

الجواب

اس کی وضو اور نماز ہوگئی۔(۱) (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۴۱)

ناپاک دوا زخم پر لگانے کے بعد اگر پانی کا استعمال مضر ہو تو اس پر مسح کا حکم:

سوال: کوئی ایسی دوا جس میں پیپ، خون یا اور اس قسم کی اشیا ہوں، استعمال کرنے کے دوران نماز پڑھنے کے واسطے، تیمم بعد وضو کرلیا جاوے یا اور کوئی صورت اختیار کی جاوے پانی سے دھونا دوا کے نفع کو باطل کردے گا۔

الجواب

جس دوا میں سور کی چربی وغیرہ ہو اس کا استعمال اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حکیم حاذق مسلم یہ نہ کہہ دے کہ مریض کے لئے شفا ایسی دوا میں ہے اور کوئی دوا نافع نہ ہوگی (۲) اور اس صورت میں اگر دھونا مضر ہو تو عضو نجس کو کھول کر اس پر مسح کرے اور کھولنا بھی مضر ہو تو پٹی پر مسح کرے یعنی بھیگا ہاتھ اس پر پھیر لے اور یہ مسح اس وقت تک کافی ہے جب تک عضو صحتیاب ہو، البتہ اگر پٹی کو بدلتے ہوئے ہر دفعہ نیا مسح کرلیا کرے تو احوط ہے، اور اگر یہ عضو اعضاء وضو میں سے ہو تو ہر وضو کے وقت مسح لازم ہوگا، (۳) اور تیمم بعد الوضو سے کچھ نہ ہوگا، اس کی کچھ ضرورت نہیں، بلکہ لغو ہوگا اور اگر شفا اس دوا میں منحصر نہ ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں، کوئی ایسی دوا استعمال کرے جس کے اجزا طاہر ہوں، واللہ اعلم

۲۵ ر رجب ۴۵ھ۔ (امداد الاحکام جلد اول، ص ۳۴۶)

کینسر کے مریض کے لیے اگر پانی نقصان دہ ہو تو مسح کرسکتا ہے یا نہیں:

سوال: ایک شخص کینسر کا مریض ہے، ڈاکٹر نے اس کو چہرے پر پانی لگانے سے منع کیا ہے، اس حالت میں وہ نماز کیسے پڑھے گا؟

---

(۱) فی أعضائه شقاق غسله إن قدر وإلامسحه وإلاترکه ولوبیده ولایقدر علی الماء تیمم(درمختار)ولوکان فی رجله فجعل فیه الدواء یکفیه إمرار الماء فوقه ولایکفیه المسح.(ردالمحتار، کتاب الطهارة،فروع، فرائض وضوء:۱/۹۵)
کبیری میں صراحت ہے کہ اگر پانی پہنچانا نقصان دہ نہ ہو تو اس طرح وضو جائز نہ ہوگا ہاں اگر پانی پہنچانے میں نقصان ہو تو البتہ جائز ہے۔
وإذاکان برجله شقاق فجعل فیه الشحم أو المرهم إن کان لایضره إیصال الماء لایجوز غسله ووضوئه وإن کان یضره یجوز إذا أمر الماء علیٰ ظاهر ذلک. (غنیة المستملی:۴۸،ظفیر)

(۲) قال فی النهایة: وفی التهذیب:یجوز للعلیل شرب البول والدم والمیتة للتداوی إذا أخبره طبیب مسلم أن فیه شفاءه ولم یجد من المباح مایقوم مقامه،الخ. (رد المحتار،باب المتفرقات، فی کتاب البیوع جلد:۴/۲۹۸،انیس)

(۳) قال ابن نجیمؒ: وفی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان: إن کان لا یضره غسل ما تحته یلزمه الغسل،الخ.وإن کان یضره الغسل ولا یضره المسح یمسح ما تحت الجبیرة ولا یمسح فوقها.(البحر الرائق ،باب المسح علی الخفین:۱/۱۸۷۔انیس)
وإذاکان برجله شقاق فجعل...الخ.(غنیة المستملی:۴۸۔انیس)

الجواب

یہ شخص چہرے پر موٹا کپڑا لگا کر مسح کر لے اور نماز پڑھ لے، پانی لگانے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر دوسرے اعضا کے لیے بھی پانی مضر ہو تو تیمّم کرے گا۔

شامی میں ہے:

(تيمم لو) كان(أكثره) الخ (مجروحاً)أوبه جدرى اعتباراً للأكثر(وبعكسه يغسل) الصحيح ويمسح الجريح(قوله وبعكسه) وهوما لو كان أكثر الأعضاء صحيحاً يغسل الخ لكن إذا كان يمكنه غسل الصحيح بدون إصابة الجريح وإلا تيمم. حلية. الخ(قوله ويمسح الجريح)أى إن لم يضره وإلا عصبها بخرقة ومسح فوقها،خانية وغيرها، ومفاده كما قال ط أنه يلزمه شد الخرقة إن لم تكن موضوعة. (شامی:۱/۲۵۷،وهكذا فى حاشية الطحطاوى علىٰ مراقى الفلاح : ص٦٧) واللہ اعلم ۔ (فتاویٰ دار العلوم زکریا، جلد اول: ص۵۱۹-۵۲۰)

×××